وما جعلنا القبلة التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ

وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ

وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم

رسالہ

اھل القبلۃ

جسمیں

اہل قبلہ یعنے مسلمانوں کے کل فرقوں کی عدم تکفیر میں قران وحدیث وفقہ وتصوف سے استدلال کیا گیا ہے

مولفہ

مولنا محمد عبد الغفور عابدی

جسے

جناب ڈاکٹر محمد قمر الدین صاحب (ہلالی شاہ نظامی)

مہتمم ویاکسین ڈپو سرکار عالی حیدرآباد دکن نے

دار الطبع سرکار عالی میں چھپوا کے شائع کیا

۷۸۶

رائے

میں نے یہہ رسالہ اول سے آخر تک دیکھا تکفیر کی جو بری عادت اس زمانہ کے لوگوں میں شایع ہو گئی ہے اوسکو دور کرنیکی کوشش امت کی بڑی خدمت ہے۔ لہذا اس رسالہ کے مولف کی کوشش قابل تحسین ہے

محمد حبیب الرحمان شروانی

۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ

حیدرآباد دکن

تقدس مآب حضرت شیخ الاسلام دکن نے باوجود مشاغل کثیرہ کے میری کتاب کو دیکھنے کی جوزحمت گوارا فرمائی اور جو قیمتی رائے زیب قلم فرمائی ہے اس کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے حضرت نے چند تحریری ہدایتیں بھی دی تھیں کہ میں انکا کتاب میں التزام کردوں تاکہ یہ کتاب اور زیادہ مفید ہو جائے یہ بھی حضرت کی خاص عنایت ومہربانی کا سبب ہے کہ مجھے قیمتی مشورہ دینے سے دریغ نہیں فرمایا میں نے بھی حضرت کی تعمیل ارشاد میں حتی الامکان سعی کی ہے۔ یقین ہے کہ اب حضرت صاحب کے خیال کے موافق اس کتاب کے مفید ہونے میں کوئی کلام نہیں ہوگا۔

اس عالمگیر قحط کے زمانہ میں کتاب کی طباعتہ کا بار مجھ جیسے بے بضاعت سے ممکن نہ تھا اگر خدائے تعالی نے بعض اپنے نیک بندوں کو توفیق دی اور انہوں نے اپنی گرہ سے ایک بیش قرار رقم اس کی طباعتہ میں مرحمت فرمائی جن کے اسماء گرامی دلی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) مخلص صمیمی مولوی سید عبدالرحمن صاحب نظامی (سعید ازلی) کنٹراکٹر تعمیرات دکن (۲) جناب مولانا ڈاکٹر محمد قمرالدین صاحب قمر (ہلالی شاہ نظامی) سپرنٹنڈنٹ و یاکستنیوٹ کی (۳) جناب مولوی محمد اکبر صاحب انسپکٹر آبکاری بلدہ (۴) جناب مولینا محمد دولت یار خان صاحب مہتمم آبکاری (۵) جناب مولوی محمد سلطان صاحب (عبدالرزاق اینڈ کمپنی دکن) (۶) مولوی محمد برہان الدین صاحب محاسب دارالطبع

ناظرین اہل قبلہ ان حضرات کے حق میں دعائے خیر فرمائیں کہ انہوں نے ایک اسلامی کام میں میرا ہاتھ بٹایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ط

شکرگزار و احسانمند
عابدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

افتتاحیہ

دنیا میں آج جسقدر مذاہب کا شمار ہوسکتا ہے اگر ہم اونکے آپسمیں مذہبی نقطۂ نظر سے
غور کریں تو اسقدر اصولی اختلاف نظر آتا ہے کہ ایک فرقہ اپنے برابر کے فرقے کو
اپنے مذہب میں داخل نہیں سمجھتا ہے عاملان وید (ہندو دہرم) کے مختلف فرقے
آپسمیں اسقدر اختلاف رکھتے ہیں کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو اپنے مذہب سے
خارج سمجھتا ہے۔ اور اپنی مذہبی کتاب (وید) سے ہر فرقہ نے اپنا اپنا حصہ
الگ کرلیا ہے۔ چنانچہ ایک فرقہ دوسرے فرقے کے اتنے حصہ کو واجب العمل
جاننا تو رہا یکطرف صرف اس کا پڑہنا یا سننا بہی گوارہ نہیں کرتا۔ اگر کوئی قسمت کا مارا
اتنے حصہ کو سن لے تو بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی سزا یہ تجویز کی گئی ہے کہ اسکے کان میں
سیس پگلا کر ڈالیجاوے۔ اسیطرح کہا جاتا ہے کہ اہل کتاب نے بہی بائبل کے حصے مخصوص
کرلئے ہیں۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے مفروضہ حصہ کتاب کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا ہے
عیسائیوں میں بہی کئی فرقے سنے جاتے ہیں اور ان میں اسقدر اصولی اختلاف بتایا جاتا ہے
کہ ایک عیسائی دوسرے عیسائی کے نظر میں عیسائی نہیں رہسکتا۔ یہی حال کل مذاہب کا ہے
مگر اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اوس نے اپنے فرقوں کو اصولی اختلاف سے بچا رکھا ہے
اور اپنے فروعی مخالفوں کو اسکا موقع نہیں دیا۔ کہ وہ اپنے الہامی کتاب (قرآن شریف) کے

علیحدہ علیحدہ حصے مقرر کرلیں۔ گویا حاملان اسلام ایک ہی کتاب کے عامل ہیں اور اصول سب کا ایک ہے۔ ان میں سے کسی اسلامی فرقہ کو اسبات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مخالف رائے کو اسلام سے خارج بتائے۔ مگر مجھکو افسوس ہے کہ مسلمانوں کے بہت سے فرقوں نے اس اصول کو نظر انداز کردیا ہے لیکن غیر مذاہب کے مقابلہ میں جیسے اسلام نے حق کی حمایت کی ہے اوسیطرح اسلامی مذاہب کے مقابل فرقہ اہل سنت والجماعت نے اس حمایت میں کافی حصہ لیا ہے یہی سبب ہے کہ اہل سنت کا یہ ایک متفقہ مقولہ ہے "لا نُکَفِّرُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ" عدم تکفیر مسلمانوں کے فواید اور تکفیر کے نقصانات کی فہرست طویل ہے جو ہر مسلمان غور کرنے سے معلوم کرسکتا ہے تکفیر مسلمانان کا اس سے بڑھکر اور کیا نقصان ہونا چاہئے کہ مسلمانان ایکدوسرے کو کافر کہتے کیوجہ سے آج ایک نہیں ہیں۔

ائمہ اہل سنت کسی کی تکفیر کرنا تو رہا ایکطرف وہ اسبات کی بھی اجازت نہیں دیتے کہ اپنے کافر کہنے والوں کو بھی کافر کہا جائے۔ یہی نہیں اہل سنت کے اور بھی تعلیمات اسی اصول پر مبنی ہیں کہ اونپر عمل کرنے سے دینی و دنیوی بیشمار فوائد حاصل ہوسکتے ہیں اگر فرصت ملے تو بشرط زندگی آئندہ اہل سنت کے اور تعلیمات پر ایک مبسوط آرٹیکل لکھونگا۔ اسمیں شک نہیں کہ اہل سنت کی بعض کتابوں میں کلمات کفر لکھے ہیں۔ لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اہل سنت اپنے سوا ہر فرقہ کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ

(۱) ان الفاظ کے نکالنے میں احتیاط برتنی چاہئے تاکہ انسان ایک برے عمل سے محفوظ رہے:

(۲) علاوہ اسکے یہ الفاظ اگر کسی اہل سنت کی زبان سے نکل پڑیں تو اسوقت بھی فقہانے احتیاطاً کفر کا حکم لگایا ہے۔ یہ ثبوت ہے اسبات کا کہ اہل سنت کو دوسرے مذاہب سے عداوت نہیں ہے۔

(۳) قطع نظر اسکے فقہانے کلمات کفر کے نسبت صاف الفاظ میں لکھدیا ہے

کہ اسکے مرتکب پر تکفیر کا حکم تہدیداً[۱] ہوگا نہ کہ حقیقتاً۔

(۴) پھر ایک مسئلہ ہے کہ کسی شخص پر کفر کا حکم لگایا گیا اور اگر وہ حقیقت میں کافر ہو گیا ہے۔ (اسلام سے پھر گیا ہے) لیکن پھر بھی وہ کفر سے انکار کرتا ہو اور اپنے آپکو مسلمان کہتا ہو توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہو تو فقہاء لکھتے ہیں کہ یہہ قول اسکا بمنزلہ توبہ[۲] و رجوع کے سمجھا جائیگا۔ ایسی حالت میں پھر اسپر کفر کا حکم نہیں لگایا جا سکیگا۔ یہہ اسوقت ہے کہ جبکہ وہ پہلے درحقیقت کافر ہو گیا تھا اور جو سرے سے کافر نہ ہوا ہو اسپر خواہ مخواہ کفر کا حکم لگانا کسقدر نصوص شرعیہ سے دور جا پڑنا ہے اور کسقدر احکامات رسول کی پرواہ نہ کرنی ہے۔

(۵) پھر ہمیں روکا گیا ہے کہ کسی شخص کا نام لیکر اوسکی تکفیر نہ کریں۔

(۶) اور مفتی کیلئے یہہ اصول قرار دیا ہے کہ تکفیر کے مسئلہ میں پہلے یہہ دیکھ لے کہ جسکی تکفیر کیجاتی ہے وہ نص قطعی کا منکر ہے یا ماؤل۔ منکر کی تکفیر ہو سکتی ہے۔ ماؤل[۳] کی نہیں۔

(۷) مفتی کو یہہ اصول بھی پیش نظر رکھنے کی تاکید کیگئی ہے کہ علاوہ علامات کفر کے کوئی ضعیف علامت بھی اوسکے ایمان کی پائی جاتی ہے یا نہیں۔

بہرحال مفتیوں کیلئے تو تکفیر کے مسئلہ میں یہہ اصول قرار دیے گئے ہیں

---

[۱] بحر الرائق۔ کذا فی جامع الفتاوی جلد اول مولنا عبدالحی لکھنوی ۱۲ منہ

[۲] روایت فی البیری شرح الاشباہ قال کون مجرد الانکار توبۃ غیر مسلم بل ذلک مقید بثلاثۃ قیود قال فی الذخیرۃ عن بشر بن ولید اذا جحد المرتد الردۃ واقر بالتوحید و بمعرفۃ رسول اللّٰہ و بدین الاسلام فہذا منہ توبۃ ر د المحتار

[۳] شرح مسلم الثبوت مولنا ولی اللہ لکھنوی و تمہید ابی شکور سلمی۔ کذا فی جامع الفتاوی ۱۲

اگر کوئی مفتی ان اصولوں کو پیش نظر نہ رکھکے فتوے دیدے تو اُسکا فتویٰ خلاف اصول علم الفتوے ہوگا ایسے فتوے تسلیم نہیں کئے جاسکتے - پھر جو شخص سرے سے مفتی نہو اوس شخص کا کسیکی تکفیر کرنا یا تکفیر کا فتوے لکھدینا تو وقت کو ضایع کرنے اور مذہب کو بدنام کرنیکے سوا اور کیا ہوسکتا ہے - حقیقت یہہ ہے کہ اوس شخص کا نام لیکر کافر کہا جاسکتا ہے جسکا کفر نص قطعی سے ثابت ہو - یعنے جسے خدا ورسول نے کافر کہا ہو - جیسے شیطان - ابولہب - فرعون - نمرود - شداد ہامان - وغیرہ - جیسا کہ کتب عقاید سے ظاہر ہے - اور نیز کسی مسلمان کو کافر یا مشرک کہنا تو رہا یکطرف - اوسکو منافق ابلیس یا ملعون (لعنتی) کہنے کی بہی ہمکو ہمارا مذہب اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہہ الفاظ بہی کفر کے مرادف معنوں سے تعبیر کئے گئے ہیں - یہہ سب احتیاط اسلئے ہے کہ کہیں یہہ کفر ہمپر نہ لوٹ جائے - جسکی خبر احادیث میں دیگئی ہے - اور شایستگی بہی اسی میں ہے کہ کسی کو ناشایستہ القاب سے یادنکیا جائے[1] - مگر آج یہہ الفاظ ہمارے سوسایٹی کے مایہ ناز ہیں تحریروں تقریروں میں ان الفاظ کا استعمال کوئی مذہبی جرم نہیں خیال کیا جاتا ہے -

اور فرقوں کے طرز عمل کو جانے دو ہمارے فرقہ اہل سنت کے بعض تعلیم یافتہ حضرات نے اس اصول کو عملی طور پر آج بائیکاٹ کردیا ہے اور کھلے بندوں اپنی مخالف رائے پر کفر کا اطلاق کردیا کرتے ہیں - لیکن میں جہانتک غور کرتا ہوں موجودہ اسلامی فرقوں کا اختلاف کوئی نیا اختلاف نہیں ہے - اس قسم کے بعض اختلافات صحابہ کے زمانہ میں بہی پائے جاتے ہیں باوجود اسکے

---

[1] خداتعالیٰ بہی فرماتا ہے - ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ۱۲

صحابہ کے اندر مجھے کوئی ایسا نظر نہیں آتا کہ انہوں نے اپنی مخالف رائے کو کافر کہا ہو۔ یا اسلام سے خارج کرنیکا فتوے دیا ہو حالانکہ یہ لوگ درجہ اول کے مسلمان ہیں۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے پہلے مصداق ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ کافر کہنے والے پر کفر لوٹ پڑتا ہے۔ اس فرمان نبوی پر سلف میں سختی کیساتھ پابندی کیجاتی تھی۔ مگر اندنوں مسلمانوں کا طرز عمل اسکے برعکس واقع ہوگیا ہے میرے خیال میں مسلمانوں پر ادبار اور نکبت آجانیکے اسباب ہیں ایک قوی سبب تکفیر مسلمانان بھی ہے۔

انہیں عالمگیر اختلافات کو دیکھکر میں نے یہ کتاب لکھی ہے کہ ہمارے فرقہ کے علما خصوصاً اور دیگر مذاہب کے حضرات عموماً مسئلہ تکفیر میں سلف کا رویہ اختیار کریں۔

محمد عبدالغفور عابدی

۷۔ جولائی ۱۹۱۸ء م ۲۷۔ رمضان ۱۳۳۶ھ

حیدرآباد دکن

تکفیر مسلمانان کے مسئلہ میں اب تک جن دلایل سے مدد لیگئی ہے وہ ہمارے خیال میں ذیل امور میں آگیا ہے۔

(۱) افتراق امت
(۲) لفظ کفر کی ازروئے حقیقت
(۳) قرآنی احکام
(۴) احادیث نبویہ
(۵) فقہ
(۶) تصوف

افتراق امت

(۱)

پس ہم نے اپنی کتاب میں التزام انہی باتوں کو پیش نظر رکھا ہے

علماے اسلام نے مسلمانوں کے تہتر فرقوں کے نسبت جو راے ظاہر فرمائی ہے اسکو پیش کرنے سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہونکہ اوس حدیث کو پیش کر دیا جائے جس میں فرقوں کے پیدا ہونیکا ذکر ہے اور وہ حدیث یہ ہے -

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفرق امتی علی ثلاثۃ وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی ۞ (رواہ الترمذی)

عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جو افعال بنی اسرائیل سے سرزد ہوے ہیں وہی میری امت سے بھی سرزد ہونگے جیسے کہ ایک جوتی دوسرے جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی ایسا ہوا ہوگا جو اپنی ماں سے علانیہ امر قبیح کا مرتکب ہوا ہو تو میری امت میں بھی ایسا ہی ہوگا - نیز بنی اسرائیل میں بہتر فرقہ ہوگئے تھے میری امت میں تہتر فرقہ ہونگے اسمیں بہتر فرقے ناری اور ایک فرقہ ناجی ہوگا صحابہ نے پوچھا وہ جنتی فرقہ کونسا ہے آپنے فرمایا وہ جو میری اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلیگا۔

بعض حضرات نے کتابوں میں یہہ لکھدیا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے۔ لیکن اسکو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آئے دن ایک نہ ایک نئے فرقہ کا پیدا ہونا اس کے ضعف کو دور کر رہا ہے جس سے یہہ حدیث اور بہی قوی ہوتی جا رہی ہے اور (۷۳) کی تعداد بہی پوری ہو چکی ہے - اسمیں شک نہیں کہ اکابرین امت نے جو فرقوں کی تعداد گنائی ہے وہ تہتر کو پہنچ چکی ہے - اب جو نئے فرقہ پیدا ہونگے وہ شمار میں تہتر سے کہیں زیادہ ہو جائینگے - مگر متقدمین نے جو تعداد بتائی ہے اوسمیں میں جہاں تک غور کرتا ہوں مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر فرقے کی شاخ بہی اوسمیں شامل کرلی ہے - حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ کسی فرقہ کی شاخ علیحدہ شمار نہیں کیجا سکتی - اس کا شمار اسی فرقے میں ہونا چاہئے جس سے یہہ شاخ نکلی ہے دیکہو ہمارے مذہب حقہ (اہل سنت والجماعت) ہی کی شاخیں ہیں حنفی - مالکی - شافعی - حنبلی - یہہ کوئی چار علیحدہ علیحدہ فرقے نہیں شمار کئے جا سکتے بلکہ یہہ سب مذہب حقہ میں ہی شمار ہو کر ایک ہی فرقہ ناجیہ متصور ہو سکتا ہے - اور اکابرین نے اسکو تسلیم بہی کرلیا ہے - پس یہی اصول اور مذاہب کیلئے بہی کار آمد ہو سکتا ہے -

بہرحال ابہی تہتر کی تعداد یا تو پوری نہیں ہوئی جو اب نئے فرقے نکلکر تعداد پوری کر رہے ہیں یا اصل مذہب تہتر کی تعداد میں مکمل ہو چکے باقی فرقے انہیں کی شاخیں پیدا ہو رہی ہیں - رہی یہہ بات کہ حدیث میں جسقدر فرقے وارد ہیں کیا وہ سب کے سب مسلمان ہیں - یا ایک فرقہ مسلمان ہے باقی کافر ہیں - اس کا جواب ہر مذہب یہہ ادا کر رہا ہے کہ اپنے سوا سب کافر ہیں - لیکن اس کے خلاف میں آج کوئی جواب دیسکتا ہے تو وہ مذہب اہل سنت والجماعت ہے یہہ باواز بلند کہتا ہے کہ ہمارے سوا بہی مسلمان ہیں

جسقدر فرقے ہیں وہ اہل قبلہ ہیں ان میں سے ہم کسیکو کافر نہیں کہتے۔ علامہ دوانی فرماتے ہیں

ای امة الاجابه وهم الذین آمنوا بالنبی وهو الظاهر فان اکثر ما ورد فی الحدیث علی هذا الاسلوب ارید به اهل القبلة ۱۲ (عنه)

مراد اس (حدیث) سے امت اجابت ہے یہہ لوگ وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور یہی ظاہر ہے کیونکہ اکثر احادیث اس طرح وارد ہیں میں بہی انکو اہل قبلہ ہی سمجہتا ہوں [1]

اسمیں کلام نہیں کہ حدیث میں ایک فرقہ کے سوا باقی فرقوں کو ناری کہا گیا ہے مگر اس کے یہہ معنے نہیں کہ وہ باقی فرقے کافر (یعنے خارج از اسلام) ہیں۔ حدیث میں امت کا لفظ ان کے اسلام کو علانیہ ظاہر کر رہا ہے۔ قرآن وحدیث کے ماہرین سے یہہ بات مخفی نہیں ہے کہ مسلمان بہی اپنی شامت اعمال کیوجہ سے دوزخ میں کچہہ عرصہ کیلئے مہمان بنینگے۔ اسوجہہ سے ان کے اوصاف میں بدقسمتی سے ناری کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

رہا ناجی فرقہ سو وہ اہل سنت کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ خدا نے اسی کو ظاہری اور باطنی غلبہ دیرکہا ہے۔ اہل سنت کے ناجی ہونیکے دلائل ملاحظہ ہوں۔

عنہ (شرح عقاید عضدیہ ماخوذ از مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکہنو صفحہ (۵۵) جلد اول مطبوعہ شوکت الاسلام لکہنو)۔

[1] بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اہل قبلہ سے کون لوگ مراد ہیں سو اس کا جواب علامہ دوانی کے لفظوں میں یہہ ہے کہ مسلمانوں کے تہتر فرقے مسلمان ہیں۔

قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی ۱۲ (کما متن)	آنحضرت سے پوچھا گیا کہ ناجی فرقہ کون ہے تو فرمایا ، وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طرز عمل پر چلے جو ابھی مذکور ہوا۔
اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ۱۲	فرمایا اصحابی ستاروں جیسے ہیں لہذا انہیں جسکا اقتدا تم کرلوگے ہدایت پر رہوگے۔
علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین الخ	تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر عمل کرنا لازمی ہے۔
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار ۱۲	(مسلمانوں میں سے) جماعت کثیرہ کی پیروی کیا کرو ورنہ دوزخ میں ڈالدیے جاوگے۔
لا یجتمع امتی علی الضلالہ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار ۱۲	میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی کیونکہ خدا کا ہاتھ جماعت پر رہا کرتا ہے جماعت سے علیحدگی دوزخ میں ڈالیگی۔

ترمذی - مشکوٰۃ - مشکوٰۃ - ابن ماجہ - ترمذی مسلم۔

مذاہب غیر کے کتب میں بھی اس حدیث کو صحیح تسلیم کرلیا گیا ہے چنانچہ اصحابی کالنجوم والی حدیث کی نسبت حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپنے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے (دیکھو مسند اہل البیت) مولفہ حضرت امام رضا

حدیث سواد اعظم کو زور دینے والے سب سے پہلے حضرت مولی المومنین امیر علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے الفاظ میں لزموا السواد الاعظم۔ فرمایا ہے اور اس پر عمل نکرنے والے کو عذاب دوزخ کی سزا سنائی ہے۔ اور اسکو قرآن کریم کی آیت۔ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سے مطابقت دی ہے۔

اس روایت کو بھی حضرت علی نے صحیح بتایا ہے۔

یہ روایات نہج البلاغۃ میں مذکور ہیں۔ پس شیعی احباب جو حدیث اصحابی کالنجوم پہ معترض رہا کرتے ہیں کہ بعض ستارے منحوس بھی ہوا کرتے ہیں یا حضرت امیرؑ نے سواد اعظم کی پیروی کا حکم تقیۃً دیا تھا یا اسی طرح کی

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة	ہمیشہ ایک جماعت میری امت کی حق بات پر لڑتی رہیگی اور اوسکو قیامت تک غلبہ حاصل رہیگا۔

ان احادیث سے حسب ذیل امور پر روشنی پڑتی ہے

(۱) یہہ حدیث بتا رہی ہے کہ سنت کو صحابہ کے طرز عمل سے ملا لیا کریں اور صحابہ کے طرز عمل کو سنت سے جانچ لیں۔ یہہ اصول اہل سنت نے اختیار کر لیا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر (۱۲)

پولیٹیکل غرض مد نظر تھی براہ کرم ان باتوں پر غور فرمائیں کیونکہ یہہ اعتراض جناب امیرؑ اور جناب امام حسنؑ سے گذر کر نبیؐ یا خدا پر جا پہنچتے ہیں۔

حدیث اصحابی کالنجوم کو اہلحدیث مسلمانوں نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن احادیث ذیل اس خیال ضعف کو دور کرتی ہیں

عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سألت ربی عز وجل عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک عندی منزلة النجوم فی السماء بعضها اقوی من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء مما هم علیہ من اختلافهم فهو عندی علی هدی	عمر بن خطاب فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد اپنے صحابہ کے اختلاف کرنے کو پوچھا تھا۔ اللہ نے میری طرف یہہ وحی بھیجی کہ اے محمد میرے نزدیک تمہارے صحابی بیشک ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے ہیں بعض ان میں بعضوں سے زیادہ روشن ہیں سو جو شخص انکے اختلاف میں کسی چیز کو لیگا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہوگا (ترمذی)
فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما یوعدون وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی	فرمایا ستارے آسمان کے لئے امن ہیں اور جسوقت ستارے جاتے رہینگے تو آسمان کو پا بہ جو تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ اسوقت آئیگا۔ اور میں صحابیوں کیلئے امن ہوں جسوقت میں چلا جاؤنگا تو

(۲) صحابیؓ کی اقتداء کو ہدایت کا سبب بتایا گیا ہے یہہ بھی اہل سنت کو بدرجہ اتم حاصل ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر جہاں عمل کیا جاتا ہے وہاں آپکے خلفاء راشدین کی سنت بھی واجب العمل ہے اور ظاہر ہے کہ یہہ بات سوائے اہل سنت کے کسی اور کو نصیب نہیں ہے۔

(۴) سواد اعظم کی تابعداری کا حکم ہو رہا ہے یہہ شرف بھی اہل سنت کو میسر ہے تمام دنیا میں کثرت اہل سنت ہی کی ہے۔

(۵) جماعت کی پیروی کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور اسکا فخر بھی اہل سنت ہی کو حاصل ہے کہ ان کے ہاں اجماع امت حجت شرعی ہے اسوجہہ سے اہل سنت کے نام کیساتھ جماعت کا لفظ بھی لگا ہوا ہے۔

(۶) ایک جماعت کا سب پر غالب ہونا بھی ایک قسم کی صداقت بتائی گئی ہے جو باعتبار کثرت مردم شماری اہل سنت کو حاصل ہے۔ اگر قلت و کثرت کے سوال کو اٹھا دیا جائے جیسا کہ آج کل کیا جاتا ہے اور غلبہ سے دلایل کا غلبہ مراد لیا جائے تو یہہ بات بھی اہل سنت والجماعت کو حاصل ہے بلا مبالغہ ان کے پاس ہی دلایل قوی ہیں اور بکثرت ہیں۔

اگر کسی شخص نے یا کسی فرقہ نے اپنے عقاید کی اصلاح کرلی ہو اور مذکورہ خوبیاں اپنے اندر جمع کرلی ہوں تو ایسا شخص یا ایسا فرقہ ناجی کہلانیکا مستحق ہوسکتا ہے گو کہ اسنے اپنا لقب اہل سنت تجویز نکیا ہو

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر (۱۳)

فاذا ذهب اصحابی اتی امتی مایوعدون (رواہ مسلم)

میرے صحابیوں کو جو وعدہ کیا گیا ہے وہ آئیگا۔ اور میرے صحابی میری امت کیلئے امن ہیں جب وقت یہہ چلے جائینگے تو جو میری امت سے وعدہ کیا گیا ہے وہ وقت آئیگا۔ (مسلم) ۱۲

حدیث آخر الذکر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کے لئے اور صحابہ کا امت کیلئے نجوم ہونا ثابت ہے چونکہ یہہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اسکو ضعیف کہنے میں حضرات اہلحدیث احتیاط فرمائینگے۔ ۱۲

تحقیق لفظ کفر مع بیان تسمیہ

قرآن کریم میں کفر کا لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہوا ہے جنمیں سے ہم یہاں چند آیات پیش کرتے ہیں

(۱) وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (۱۸-۲۴)
اور جو کوئی ناشکری کرے اس کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

اس آیت میں کفر سے فسق مراد ہے مفسرین بھی یہی تشریح فرماتے ہیں ای عملوا فی الفسق

(۲) وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (۲-۱۴۷)
اور میرا احسان مانو اور ناشکری نکرو۔

یہاں کفر سے عدم شکر مراد لی گئی ہے مفسرین بھی اسی کے قائل ہیں۔

(۳) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۱-۳۷)
اور جو نافرمانی کرینگے اور جھٹلائینگے ہماری آیتوں کو وہی دوزخی ہونگے وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے۔

یہاں کفر اصطلاحی معنوں میں آیا ہے جو ایمان کی ضد ہے مفسرین بھی یہی معنے بیان کرتے ہیں اس آیت کے پہلے ایمان اور ہدایت کا ذکر ہے اسلئے سیاق عبارت کے لحاظ سے بھی یہاں اصطلاحی معنے ہی ٹھیک طور پر چسپاں ہوسکتے ہیں۔

(۴) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (۶ + ۵)
اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں۔

حاشیہ کفروا کے بعد کذبوا کے الفاظ غالباً ناظرین کرام کو زیادہ معلوم دینگے لیکن چونکہ کفر کئی معنوں میں آیا ہے یہاں بھی اصل کفر کے نسبت شبہ ہو جائیگا اس شبہ کو رفع کرنیکی غرض سے کذبوا کے الفاظ لائے گئے ہیں جو عین حکمت اور قرآن کریم کی بلاغت پر مبنی ہیں۔

ابن عباس سے اس آیۂ کریمہ کی یہ تفسیر مروی ہے منہ کفرنا لیس ولکن کفر باللہ والیوم الآخر
یعنی فرمایا کہ وہ کافر ہیں لیکن اس طرح کا فر نہیں جو اللہ اور یوم آخر کا انکار کرتا ہے
(یعنی کفر دون کفر ہے)۔

(۵) وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۔

اور تم کس طرح کفر کرتے ہو حالانکہ تم پر اللہ کے حکم پڑھے جاتے ہیں اور تمہارے درمیان اسکا رسول ہے۔

(س) آیت کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ اوس اور خزرج (دو انصاری قبیلوں) کچھ جاہلیت کی آپس کی باتوں کا ذکر کیا۔ پھر ایک دوسرے پر تلواریں لیکر پل پڑے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ابن اثیر فرماتے ہیں کہ یہ انکا کیا ہوا کفر نہیں تھا (یعنی گناہ تھا)۔

احادیث میں بھی کفر کا لفظ مختلف معنوں میں آیا ہے چنانچہ احادیث ذیل ملاحظہ ہوں

(۱) اُرِيْتُ النَّارَ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ

مجھے دوزخ دکھایا گیا میں نے اوس میں کثرت سے عورتیں دیکھیں اور وہ کفر کی مرتکب تھیں صحابہ نے پوچھا کیا اونکا اللہ کے ساتھ کفر تھا فرمایا نہیں خاوند کا کفر کرتی تھیں

یہاں کفر سے معنی ناشکری اور وہ بھی عورتوں کا اپنے خاوندوں کے ساتھ ہے امام فاضل بخاری بھی یہی مطلب لیتے ہیں چنانچہ امام صاحب نے بخاری میں ایک باب علیحدہ قائم کیا ہے باب کفر دون کفر یعنی یہ کفر حقیقی کفر کے سوا ہے۔

سلہ بخاری مطبوعہ مصر صفحہ (۹) باب کفران العشیر وکفر دون کفر

سباب المسلم فسوق — مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا
وقتاله کفر ؎۱ — کفر ہے۔

شارح احادیث فرماتے ہیں کہ کفر سے یہاں گناہ مراد ہے۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ؎۲ جس نے عمداً نماز ترک کی وہ کفر کیا۔

یہاں کفر سے اصطلاحی کفر مراد نہیں ہے جو ایمان کی ضد ہے بلکہ لغوی ہے

الا لا ترجعن بعدی کفارا یضرب — خبردار رہو میرے بعد ایک دوسرے کی
بعضکم رقاب بعض ؎۳ — گردن مار کے تم لوگ کفر میں لوٹ نہ جاؤ۔

یہاں بھی کفر سے حقیقی کفر مراد نہیں ہے چنانچہ ابن اثیر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں

قیل لا تعتقدوا تکفیر الناس کما یفعله الخوارج — یعنے لوگوں کی تکفیر کا اعتقاد نہ رکھو
جیسے خارجیوں کا مذہب ہے

من رغب عن ابیه فقد کفر ؎۴ — جس نے اپنے باپ سے منہ موڑا اس نے کفر کیا

یہاں بھی کفر بمعنی خارج از اسلام نہیں بلکہ گناہ ہے۔

علامہ ابن اثیر نهایه کے باب اقسام کفر میں کئی حدیثیں نقل فرمائی ہیں اور
بتایا ہے کہ مسلمان (کلمہ گو) کو کافر نہیں کہا جا سکتا چنانچہ فرماتے ہیں۔

الکفر صنفان احدهما الکفر باصل الایمان وهو — کفر دو قسم کا ہے ایک اصل ایمان کا کفر اور وہ ایمان
ضده والآخر الکفر بفرع من فروع الاسلام — کی ضد ہے اور دوسرا اسلام کے فروع میں سے
فلا یخرج به من اصل الایمان۔ — ایک فرع کا کفر اس سے انسان اصل ایمان
(نهایه باب اقسام کفر) — خارج نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہوتا ہے۔

لفظ کفر کی تحقیقات اور استغراق امت کی بحث کے بعد ہم عدم تکفیر مسلمان کے مسئلہ کی طرف
رجوع ہوتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی وہ آیت پیش کرتے ہیں جس میں صرف السلام علیکم
کہنے والے کو مسلم خیال کرنے کیلئے کافی سمجھا گیا ہے۔

؎۱ بخاری ؎۲ مشکوٰۃ ؎۳ بخاری ؎۴ تیسیر الاصول

عدم تکفیر مسلمانان

(۱)

قرآن شریف مع متعلقات

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا الآیۃ (۵-۴)	جو شخص اگر تمکو السلام علیک کہے تو تمکو کوئی حق نہیں ہے کہ تم اوسکو مومن نہ سمجھو۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (سریہ کی لڑائی سے واپس آتے ہوے راستہ) میں ایک شخص بکریوں کا ریوڑ چراتا ہوا ملا۔ اور اس نے مسلمانوں کو دیکھکر السلام علیکم کہا انہوں نے اسے (کافر سمجھکر) قتل کردیا اور اسکا ریوڑ لیلیا۔[۱]

محدثین فرماتے ہیں یہہ قتل کرنیوالے مقدادؓ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ بن زید تھے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ ماجرا سنا تو مقدادؓ سے فرمایا کہ قیامت کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کا کیا جواب دیگا (بخاری)

مطلب یہہ ہے کہ کلمہ گو کو تونے کیوں قتل کردیا اور اسے کیوں کافر سمجھا دیکھو السلام علیکم۔ اسلام کی ایک چھوٹی نشانی ہے صحابہ نے اوس پر خیال نکیا دوسری باتوں پر اسکو کافر سمجھکر قتل کردیا جسکی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی اسکی بحث آگے آئیگی کہ کلمہ گو کو کافر کہنا بھی اس کے قتل کرنیکے مثل ہے یا نہیں۔

فقہانے اسبات پر اجماع کیا ہے کہ اگر ننانوے دلیلیں کسی (مسلمان کلمہ گو) میں کفر کی ہوں اور ایک دلیل ضعیف اس کے ایمان کی اوس میں موجود ہو تو اسکی تکفیر نکیجاوے۔[۲]

---

[۱] اتقان ومظہر العجائب [۲] طحطاوی۔ تاتارخانیہ الاوطار جلد اول کتاب الطہارت باب وضو شرح در مختار

احادیث نبویہ مع متعلقہ مباحث

(۲)

قران کریم کے بعد چونکہ حدیث کا نمبر ہے اسلئے مناسب ہوگا کہ ہم احادیث بھی اسبارے میں نقل کریں

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذٰلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ۔
(رواہ البخاری کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جسکے لئے خدا کا اور اسکے رسول کا ذمہ ہے تم اسکے ذمہ میں خیانت نہ کرو۔

من قال لا الٰہ الا اللہ صادقاً من قلبہ مخلصاً وجبت لہ الجنۃ
(رواہ الطبرانی)

جو کوئی سچے دل سے خلوص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا ہو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۳) یقول من شہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ حرم علیہ النار
(رواہ مسلم)

جو اسبات کی گواہی دے کہ سوائے خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردیگا۔

ومن لعن مومناً فھو کقتلہ ومن قذف مومناً بکفر فھو کقتلہ (رواہ البخاری)

مومن پر لعنت کرنا قتل کرنے کے مثل ہے اور اسے کافر کہنا بھی اسکے قتل کرنے کیطرح ہے[۱]۔

---

[۱] قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس کا شمار حق العباد میں ہے۔ جس کا معاف ہونا ممکن نہیں ہے (ومن قتل مومناً متعمداً فجزاہ جہنم)۔

عربی	اردو
(۵) عن ابی ذر سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ابی ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے
یقول لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ	سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے کسی پر
بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک	فسق یا کفر کی تہمت لگائی اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو
(رواہ البخاری)	تہمت اُسی پر لوٹ پڑتی ہے
(۶) قال صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرئ قال	فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو اسے کافر
لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما	کہکر پکارے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو
ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔	یہہ کہنا اسی پر پھر آتا ہے۔
(رواہ مسلم)	فرمایا جس آدمی نے (مسلمان کو کافر کہدیا تو
(۷) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا اکفر	یہہ کفر کا کلمہ ان دونوں میں سے ایک پر ضرور ہی
الرجل اخاہ فقد باء بہا احدہما۔	آپڑیگا۔
(رواہ مسلم)	فرمایا کلمہ گویوں سے زبان کو روکو اور
(۸) قال صلی اللہ علیہ وسلم کفوا عن اہل	انہیں کافر نہ کہو جس نے کلمہ گویوں کو کافر
لا الہ الا اللہ فہو الی الکفر اقرب	کہا وہ کفر سے زیادہ قریب ہے۔ ؎
(رواہ الطبرانی)	فرمایا تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں لا الہ الا اللہ
(۹) قال علیہ السلام ثلثۃ من اصل الایمان الکف	کہنے والے کو نہ ستاؤ نہ کسی گناہ کی وجہ سے
عن من قال لا الہ الا اللہ ولا یکفرہ بذنب ولا یخرجہ	اسکو کافر کہو نہ کسی عمل کی وجہ سے
عن الاسلام بعمل (رواہ ابوداود)	اسکو اسلام سے خارج کردو۔

؎ اہل ہوا نے یہہ سمجھہ رکھا تھا کہ کسی کو کافر کہنے سے تقوی سے قربت حاصل ہوتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے سے آدمی خود کفر کے قریب ہو جاتا ہے (خدا بچاوے)۔

(۱۰) قال صلے اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ	مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں ؎۱
(۱۱) قال علیہ السلام المومن من امن الناس دماءھم واموالھم ؎۲ (کذا فی المشکوٰۃ)	مومن وہ ہے کہ لوگوں کی جانیں اور اوران کے مال اوسکی وجہہ سے حفاظت میں رہیں ؎۲

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) توبیہہ فرمائیں کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور آج مسلمان وہ ہے کہ جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت نہ رہیں۔ مومن کی تعریف بیہہ فرمائیں کہ اسکی وجہہ سے لوگونکی جانیں اور مال حفاظت میں رہیں اور آج مومن وہ ہے کہ لوگ اوس سے اپنی جان اور مال کی خیر مانگیں۔

؎ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؎

؎۱ چونکہ مسلمانوں کو کافر کہنے سے زبانی صدمہ پہنچتا ہے اور کافر سمجہنا واجب القتل جانتا ہے اور بیہہ ہاتھ سے تکلیف دینیکو شامل ہے اسلئے اس سے بہی مسلمان کی عدم تکفیر ثابت ہوتی ہے اور حدیث میں مسلمانوں کو کافر نہ کہنا ہی ایک حقیقی مسلم ہونیکی دلیل بتائی گئی ہے۔

؎۲ مسلمانوں کو کافر کہنا گویا اون کے خون اور مال کو حلال جانتا ہے اسلئے بیہہ حدیث بہی مسلمانوں کو کافر نہ کہنے کی ترغیب دیتی ہے۔

کتب فقہ سے علمائے اسلام کی رائیں

(۳)

چونکہ فقہ قرآن و حدیث کا خلاصہ ہے اور بغیر فقہ کے صرف قرآن و حدیث پیش کرنا نادانی پر محمول کیا جاتا ہے پس مناسب ہے کہ فقہ سے ہی اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے۔

(۱) قال ابن المنذر لا اعلم احدا وافق اهل الحديث على تكفيرهم وهذا يقتضى نقل اجماع الفقهاء[۱]	ابن منذر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے اہلحدیث کی موافقت کی ہو خوارج کی تکفیر میں (ابن منذر) کا یہ کلام مقتضی ہے اجماع فقہا کی نقل کا عدم تکفیر خوارج پر۔
(۲) وما ذكره محمد بن الحسن فى اول الباب من حديث الكثير الحضرمى يدل على عدم تكفير الخوارج[۲] —	اور جو امام محمدؒ نے شروع باب میں کثیر حضرمی کی حدیث نقل کی ہے اس سے عدم تکفیر خوارج ثابت ہے۔
(۳) مرتكب الكبيرة من اهل الصلوة[۳] اى من اهل القبلة مومن	بڑے گناہ کا مرتکب جبکہ اہل نماز یعنے اہل قبلہ سے ہو مسلمان ہے۔
(۴) جمهور[۴] المتكلمين والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة —	جمہور متکلمین اور فقہا اس پر ہیں کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر جائز نہیں ہے۔

---

[۱] فتح القدیر صفحہ ۸۵ ، [۲] ایضاً

[۳] (شرح مواقف صفحہ ۲۳ ، مطبوعہ لکھنو) فقہا نے یہاں اہل نماز کو اہل قبلہ کہا ہے جو لوگ اہل قبلہ کی تفسیر سے ناواقف ہیں اس پر غور فرمائیں۔

[۴] شرح مواقف صفحہ ۲۶ ، المقصد الخامس۔

(۵) حکی الحاکم صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفة انه لم یکفر احدا من اهل القبلة و حکی ابو بکر الرازی مثله عن الکرخی و غیره۔	حاکم صاحب مختصر نے کتاب منتقی میں امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے تھے اور ایسا ہی ابو بکر رازی نے کرخی وغیرہ سے نقل کیا ہے۔
(۶) الحق عدم تکفیر اهل القبلة وان وقع الزاما فی المباحث۔	حق عدم تکفیر اہل قبلہ ہے۔ اگرچہ باہمی دوکد میں الزاماً تکفیر واقع ہو گئی ہے۔
(۷) و روی عن محمد بن الحسن انه قال الصلوة خلف المبتدع لا یکره لانه اول فی ذلک و استحل بالتاویل فلا یکفر	امام محمد فرماتے ہیں کہ نماز اہل بدعت (یعنی خارج از اہل سنت) کے پیچھے جایز ہے مگر یہ کہ مکروہ ہے (یہہ اور بات ہے) کیونکہ انہوں نے اسمیں تاویل کی ہے اور جائز سمجھا ہے تاویل کو (یہی سبب ہے) کہ انکو کافر نہ کہا جائے۔
(۸) وذکر فی المحیط ان بعض الفقهاء لا یکفر احدا من اهل البدع و بعضهم یکفرون بعض اهل البدع و هو من خالف ببدعة دلیلا قطعیا	اور محیط میں مذکور ہے کہ بعض فقہا کسی اہل بدعت کی تکفیر نہیں کرتے اور بعض فقہا بعض اہل بدعت کی جسکی بدعت کسی دلیل قطعی کے مخالف ہو

۱؎ شرح مواقف صفحہ ۶۲۷، المقصد الخامس

۲؎ فتح القدیر صفحہ ۲۸ کتاب النکاح فصل فی نکاح المحرمات۔

۳؎ تمہید ابو الشکور سلمی (جو لوگ متاخرین فقہا کے اقوال پر نظر ڈالکر اپنے مخالف مذہب کی اقتدا کو جائز نہیں بتاتے وہ اس پر غور فرمائیں۔)

۴؎ فتح القدیر جلد (۲) صفحہ ۵۰۶ کتاب الوقف مطبوعہ لکھنو۔

ونسبه الى اكثر اهل السنة	تکفیر کرتے ہیں۔ اور صاحب محیط نے
والنقل الاول اثبت نعم يقع	اسکو اکثر اہل سنت کے طرف منسوب کیا ہے
في كلام اهل المذهب	اور نقل اول عدم تکفیر اثبت ہے ہاں
تكفير كثير ولكن ليس	اہل مذاہب کے کلام میں بہت سے اہل بدعت کی
من كلام الفقهاء الذين	تکفیر واقع ہوتی ہے۔ لیکن یہہ تکفیر ان
هم المجتهدون بل من	فقہا کے کلام سے نہیں ہے جو مجتہدین
غيرهم ولا عبرة	ہیں بلکہ غیر مجتہدین کے کلام سے ہے
بغير الفقهاء والمنقول	اور غیر فقہائے مجتہدین کا کلام معتبر نہیں ہے
عن المجتهدين ما ذكرنا	اور مجتہدین سے منقول وہی ہے جو ہم
وابن المنذر اعرف	اوپر بیان کر چکے ہیں یعنے عدم تکفیر اور
بنقل المذاهب	ابن المنذر نقل مذاہب مجتہدین سے
المجتهدين	زیادہ تر واقف ہے۔
(۹) في الخلاصة وغيرها	خلاصہ وغیرہ میں ہے کہ جب کسی صورت میں
اذا كانت في المسألة وجوه	چند وجوہات ایسی ہوں جو موجب
توجب التكفير ووجه واحد	تکفیر ہوں اور ایک وجہہ ایسی ہو جو مانع
يمنع التكفير فعلى المفتي	تکفیر ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ اسی ایک
ان يميل الى الوجه الذي	وجہہ کی طرف مائل ہو۔ جو مانع تکفیر ہے
يمنع التكفير تحسينا للظن	مسلمانوں کیساتھ حسن ظن رکھنا
بالمسلم۔	اچھا ہے۔

لہ بحر الرائق صفحہ ۱۳۴ جلد ۵ مطبوعہ مصر باب احکام المرتدین۔

(۱۰) والذی تحررانه لایفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره اختلاف ولو روایة ضعیفة فعلی هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لایفتی بالتکفیر بها ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منها۔[1]

اور وہ امر جو خوب چھن چکا ہے یہہ ہے کہ کسی ایسے مسلمان کے تکفیر کا فتوی ندیا جاے جس کے کلام کا اچھے محمل پر حمل کرنا ممکن ہو یا جسکے کلام کے کفر ہونیمیں کچھہ بھی اختلاف ہو اگرچہ عدم کفر ہونیکے جانب میں ضعیف ہی روایت کیوں نہو پس اس بنا پر اکثر الفاظ تکفیر جو اوپر مذکور ہوئے ہیں اون پر تکفیر کا فتوی ندیا جائے اور میں نے تو اپنے اوپر قطعاً لازم کرلیا ہے کہ ان الفاظ میں سے کسی پر بھی فتوی ندونگا۔

الاسلام یکون بالفعل ایضا کالصلوة بجماعة والاقرار بها والاذان فی بعض المساجد او الحج وشهود المناسك[2]

(علامہ شامیؒ فرماتے ہیں) کہ اسلام فعل سے ظاہر ہوتا ہے جیسے نماز پڑہنا جماعت کیساتھ یا اسکا اقرار کرنا یا اذان مسجد میں دینا یا حج کرنا یا مناسک میں حاضر ہونا۔

جمیع اهل الاهواء بعد کونهم من اهل القبلة حکم وقفهم ووصایاهم حکم اهل الاسلام الاتری الی قبول شهادتهم[3]

کل اہل اہواء (اہل بدعت) بعد اس کے وہ اہل قبلہ سے ہیں اون کے اوقاف اور وصایا کا وہی حکم ہے جو اہل اسلام کے اوقاف اور وصایا کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ انکی شہادت مسلمانوں کے خلاف مقبول ہے؟

[1] بحرالرائق صفحہ ۱۳۵ جلد ۵ مطبوعہ مصر باب احکام المرتدین۔ [2] بحرالرائق۔ [3] فتح القدیر صفحہ ۴۳ کتاب الوقف مطبوعہ لکھنو

علے المسلمین فهل احكم باسلامهم

پس یہہ یعنے انکی شہادت کا مسلمانوں کے خلاف میں مقبول ہونا اسبات کا فیصلہ ہے کہ اہل ہوا یعنے اہل بدعت مسلمان ہیں۔

فان[۱] الایمان والتکفیر من الاحکام المتلقیات عن الله ورسوله لیس ذلك مما فيه يحكم الناس بظنونهم واهوائهم ولا يجب ان يحكم في كل شخص قال ذلك انه كافر حتى يثبت في حقه شروط التكفير وتنتفي موانعه

ایمان اور تکفیر اون احکام میں سے ہیں جو اللہ اور رسول ہی سے اونکا اخذ اور تلقی ہو سکتا ہے لوگوں کے ظنوں اور اہوا سے اونکا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو شخص کسی کلمہ کفر کو بولے تو اسکو کافر ہی کہدیا جائے تا آنکہ اسکے حق میں سب شرایط تکفیر کے ثابت نہولیں اور تکفیر کے موانع سب نہ اٹھ جائیں۔

وقد[۲] اتفق اهل السنة والجماعة على ان علماء المسلمين لا يجوز تكفيرهم بمجرد الخطاء المحض بل كل احد يوخذ من قوله و يترك الا رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس كل من يترك قوله لخطاء اخطاء يكفر ولا يفسق ولا يوثم وقد[۳] وقع في الخطاء كثير من هذا

اہل سنت جماعت نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ مجرد خطا سے مسلمین کی تکفیر جایز نہیں کیونکہ ہر ایک شخص کا قول لیا بھی جاتا ہے اور ترک بھی کیا جاتا ہے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جسکا قول بسبب خطا کی ترک کیا جائے اوسکی تکفیر و تفسیق نہیں ہو سکتی۔ اس امت کے اکثر علما سے اعتقادیات میں

---

[۱] فتاوی ابن تیمیہ۔ [۲] فتاوی ابن تیمیہ۔

[۳] ایضاً حضرت اہلحدیث ابن تیمیہ کو اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ عدم تکفیر میں ابن تیمیہ کا مسلک پیش نظر رکھیں۔ زیارت قبور سجدہ وغیرہ گو جایز نہیں لیکن اون کے مرتکبین کو مشرک یا کافر نہیں کہنا چاہیے۔

الائمة[1] واتفقوا على عدم تكفير من
اخطا وهذا الخطاء معفو عنه
بالاجماع وكذالك الخطاء في
الفروع العلميه فان المخطى فيها
وان كان بعض المشبهة المتكلمة
يجعل المخطى فيها اثما فهذان
القولان شاذان ولم يقل
احد ابتكفير المخطى۔

فان[2] الشيخ ابالحسن قال في اول
كتاب مقالات الاسلام اختلف
المسلمون بعد نبيهم صلى الله
عليه وسلم في اشياء ضلل بعضهم
بعضا وبترأ بعضهم عن بعض
فصاروا فرقا متباينين الا
ان الاسلام يجمعهم ويعمهم۔

الصحيح[3] عند الحنيفة بان الروافض ليسوا
بكافر والوجه فيه ان مذهبهم وقعهم
في ما وقعوا زعما منهم انهم على الدين
المحمدي[4] وان كان زعمهم هذا باطلا

خطا واقع ہو گئی ہے لیکن انکے عدم تکفیر پہ
علما محققین کا اتفاق ہے۔ بلکہ یہہ خطا بالا
جماع معاف ہے اور نہ اسمیں تکفیر کیجاتی ہے
نہ تفسیق اور نہ اونکو اسکی خطا کے سبب
گنہگار کہا جا سکتا ہے اگرچیکہ بعض متکلمین
اور مشبہ نے ایسے مخطی کو اثم کہا ہے لیکن
یہہ دونوں اقوال شاذ ہیں اور مخطی کی تکفیر کا
محققین میں کوئی قائل نہیں ہے۔

شیخ ابوالحسن (اشعری) نے کتاب
مقالات المسلمین کے شروع میں فرمایا ہے
کہ مسلمانوں نے اپنے نبی کے بعد چند مسئلوں میں
اختلاف کیا بعض نے بعض کو گمراہ کہا
بعض بعض سے بیزار ہوے بالآخر
مختلف فرقے ہو گئے مگر اسلام سبکو جامع
اور سبکو شامل ہے۔

حنفی مذہب نے یہہ تسلیم کر لیا ہے کہ رافضی کافر
نہیں ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے مذہب کے
نسبت یہہ گمان کر لیا ہے کہ وہ دین محمدی ہے
اگرچیہ یہہ انکا گمان فاسد ہو۔ لیکن انہوں نے

---

[1] شرح مواقف صفحہ ۲۶ مطبوعہ لکھنؤ۔

[2] شرح مسلم الثبوت مولنا عبد العلی۔

وما کذبوا محمد صلے الله علیہ وسلم فی زعمهم فهم غیر ملتزمین بالکفر ان التزام الکفر کفر دون لزومه

اپنے خیال میں آنحضرت کی تکذیب نہیں کی ہے پس وہ حامل کفر نہیں ہوسکتے اور التزام کفر کا کفر ہے۔

[1] قال الکمال والصحیح ان لازم المذهب لیس بمذهب وانه لاکفر بمجرد اللزوم لان اللزوم غیر الالتزام وقد وقع فی المواقف مایقتضی تقییده بما اذا لم یعلم ذو المذهب اللزوم و بان اللازم کفر فانه قال من یلزمه الکفر ولا یعلم به لیس بکافر۔

کمال لکھتے ہیں صحیح بات یہہ ہے کہ لازم مذہب مذہب نہیں ہے۔ اس سبب سے کہ محض لزوم سے کفر نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ لزوم اور چیز ہے اور التزام اور چیز ہے۔ مواقف میں ایسا ہی لکھا ہے۔ وہ اس قید کو ضروری سمجھتے ہیں کہ صاحب مذہب لزوم سے بیخبر ہو اور اسبات کو نہ جانتا ہو کہ لازم کفر ہے اس لئے وہ یہہ لکھتے ہیں کہ جس مذہب کا کفر لازم ہو اور صاحب مذہب اسباتکو نہ جانتا ہو تو وہ کافر نہیں ہوسکتا۔

عن [2] طاؤس قال جاء رجل الی ابن عمر قال یا ابا عبد الرحمن ارایت هؤلاء الذین یسترقون اغلاقنا ویفتحون ابوابنا اکفار هم قال لا قال رایت هؤلاء الذین یتاولون القران ویشهدون علینا

طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ جو لوگ ہمارے قفل چراتے ہیں۔ اور ہمارے دروازے کھولتے ہیں اور قران کی غلط تاویل کرتے ہیں اور ہمکو کافر کہتے ہیں اور ہمارے خون حلال

---

[1] الیواقیت والجواہر امام شعرانی [2] آثار امام محمد صفحہ (۶۵)

بالكفر ويستحلون دماءنا اكفارهم قال لا فكيف اذا قال لا حتى يجعلوا مع الله شريكا ـ

بانٹتے ہیں وہ کافر ہیں یا نہیں حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اسوقت تک کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا جبتک کہ خدا کیساتھ کسی اور کو معبود نہ بنائیں ـ

قال الشيخ ابو طاهر القزويني [۱] في كتابه سراج العقول الله روى في بعض طرق حديث ستفترق امتي على نيف وسبعين فرقة كلها في النار الا واحدة ما نصه كلها في الجنة الا واحدة رواها ابن النجار وقال العلماء والمراد بهذا الواحدة التي هي في النار هم الزنادقة فلا ينبغي لمتدين ان يكفر احدا من اهل الفرق الخارجة عن طريق الاستقامة ما داموا مسلمين يتدينون باحكام اهل الاسلام

شیخ ابو طاہر قزوینی نے اپنی کتاب سراج العقول میں ذکر کیا ہے کہ یہ جو حدیث ہے کہ میری امت ستر اور کئی فرقے ہو جائینگی سب فرقے دوزخ میں جائینگے مگر ایک فرقہ ناجی ہوگا ـ یہی حدیث دوسرے طریق کیساتھ یوں بھی مروی ہے کہ سب فرقے جنت میں داخل ہونگے مگر ایک فرقہ ناری ہوگا ـ اس طریق کو ابن النجار نے روایت کیا ہے ـ اور علما نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ وہ ایک فرقہ ناری زندیقوں کا ہے ـ اس روایت کے بموجب کسی مسلمان متدین کو زیبا نہیں ہے کہ کسی فرقہ اسلامیہ کی تکفیر کرے صرف اسوجہ سے کہ وہ طریق استقامت سے خارج ہے جبتک کہ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو کر احکام اہل اسلام کا فرمانبردار ہو ـ

---

۱ الیواقیت والجواہر امام شعرانی ـ

وکان الامام الغزالی یقول من اکبر الآثام تخطئة العلماء من غیر اطلاع مرادھم وحمل کلامھم علی حال قد لا یرتضونھا	امام غزالی فرماتے ہیں کہ بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ علماء کا باہمی تخطئہ کیا جائے اور ان کے کلام کو بغیر سوچے سمجھے کہ ایسی بات کے طرف حمل کیا جائے جس سے وہ ناراض ہوا کرتے ہیں۔

صوفیائے عظام کے اقوال عدم تکفیر میں

کسی زمانہ میں فقہ کے طرف التفات نکرنے والا غیر مقلدی کا ملزم قرار پاتا تھا اور آج یہہ حال ہے کہ تصوف یا علم سلوک کے طرف عدم توجہی بھی غیر مقلدی کے مماثل ٹھہرائی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ائمہ تصوف کے اراجی اسمائیں نقل کر دیں۔

امام غزالی فرماتے ہیں۔

اس امر میں عموماً تمام مذاہب کے پیروں نے غیر معمولی مبالغہ آمیزی اور تعصب سے کام لیا ہے بعض فرقوں کے لوگ تو یہاں تک دور نکل گئے ہیں کہ تمام خلاف عقیدہ لوگوں پر کفر کا فتوی لگا دیا ہے اگر اس مسئلہ کی اصلیت معلوم کرنی ہو تو پہلے یہہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہہ فقہی مسئلہ ہے۔ یعنے کسی شخص کے نسبت اوس کے کسی قول یا فعل پر کفر کا فتوی لگا دینا یہہ ایک ایسا امر ہے جو سماعی دلیلوں اور قیاس کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور جس میں عقل کو کوئی داخل نہیں کسی کو کافر

سلہ الیواقیت والجواہر امام شعرانی۔

کہنے کے یہہ معنی ہیں کہ یہہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ اس کے قتل سے قصاص واجب نہیں ہوتا اسکو مسلمان عورت سے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ اسکا مال اور جان معصوم نہیں وغیرہ اور نیز اوسکا قول جھوٹا اور اسکا اعتقاد جہل مرکب ہے۔ اور عقل کے ذریعہ کسی کا جھوٹا ہونا اور اس کے اعتقاد کا جہل مرکب ہونا تو معلوم ہوسکتا ہے مگر کسی خاص جھوٹ اور جہل مرکب کا باعث کفر ہونا یہہ دوسرا امر ہے یہہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ کسی کا مومن یا کافر ہونا اور اس قسم کے تمام امور شرعی امور ہیں۔ اور جیسے شرع سے یہہ بات ثابت ہے کہ مومن جنت میں اور کافر دوزخ میں جائیگا ویسے شرع سے اسکا خلاف بھی ثابت ہونا ممکن تھا یعنے کافر جنت میں اور مومن دوزخ میں جائیگا۔ ہاں جھوٹ کا سچ ہونا اور جہل مرکب کا علم ہونا بیشک شرع سے ثابت نہیں ہوسکتا مگر اس سے ہمیں یہاں کوئی بحث نہیں دیکھنا تو یہہ ہے کہ کیا عام جھوٹ اور جہل مرکب شرعاً موجب کفر ہے یا نہیں سو اسبات کا علم بغیر شرع کے نہیں ہوسکتا۔ جب یہہ باتیں آپکی سمجھہ میں آگئیں تو یہہ بات زیر نظر رکھنی چاہئے کہ کہ اصول فقہ کا مسئلہ ہے کہ شرع کا ہر ایک مسئلہ قران۔ حدیث۔ اجماع۔ قیاس میں منحصر ہے اور جب کسی کا کافر ہونا بھی ایک شرعی مسئلہ ہے تو یہہ بھی قران یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہوگا۔ حقیقت میں کفر کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ جو شخص آپکی کسی بات میں تکذیب کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ مگر تکذیب کے چند مراتب ہیں اور ہر ایک مرتبہ کے الگ الگ احکام ہیں۔

(۱) یہودیوں۔ نصرانیوں۔ مجوسیوں۔ اور بت پرستوں کا کافر ہونا قران حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

(۲) براہمہ (منکرین نبوت)

(۳) خدا اور رسول کو مانکر ایسی باتوں کا اعتقاد رکھنا جو نصوص شرعیہ کے مخالف ہوں

(۴) معتزلہ و دیگر فرقوں کے لوگ۔

اس قسم کے لوگ جھوٹ کو خواہ کسی مصلحت کی وجہ سے یا بلا مصلحت بالکل جائز نہیں رکھتے اور نہ ہی فلاسفہ کی طرح آنحضرت صلعم کی نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ آپ محض دفعہ حق کی باتوں کی مصلحت کی وجہ سے ظاہر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جہاں کوئی آیت یا حدیث اپنے مطلب کے خلاف دیکھتے ہیں وہاں تاویل کرتے ہیں۔ اور اسکو اپنے مطلب کے مطابق بنا لیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حتی الوسع کافر نہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے اہل اور جائیں مباح کر دینے جو روبقبلہ ہو کر نماز ادا کرتے ہوں اور زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتے ہوں۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اگر ہزار ہا کافروں کا فر نہ کہا جائے بلکہ ان کے نسبت خاموشی اختیار کیا جائے تو اسمیں کوئی بڑا گناہ نہیں۔ بخلاف اس کے ایک مسلمان کو کافر کہہ دیا جائے پھر ایسا گناہ ہے جو تمام گناہوں سے خطرناک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ۔ مجھے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنیکا امر کیا گیا ہے۔ یہاں تک کے وہ کلمہ پڑھ لیں۔

خیر لوگ جو جی میں آئے کہا کریں لیکن انکو کافر نہ کہنا چاہئے کیونکہ کفر کی بنیاد آنحضرت کی تکذیب پر ہے یاد رہے تاویل کفر کا باعث نہیں بن سکتی اور نہ اسکا باعث کفر ہونا کہیں سے ثابت ہے۔ [1]

---

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد للغزالی

امام شعرانی فرماتے ہیں

امام احمد بن زاہر سرخی ابوالحسن اشعری کے بڑے خاص اصحابوں میں تھے کہتے ہیں کہ جب بغداد میں شیخ ابوالحسن اشعری کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے تمام لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ تم سب لوگ گواہ رہو کہ میں کسی اہل قبلہ کو کسی گناہ کے سبب کافر نہیں کہتا۔ کیونکہ میں انکو دیکھتا ہوں کہ وہ سبکے سب ایک معبود کے قایل ہیں اور اسلام انکو اپنے دائرہ میں شامل کرتا ہے۔ [۱]

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں

وتکفیر اھل القبلۃ کفر [۲]	اہل قبلہ کو کافر کہنا کفر ہے۔

عارف باللہ ابن جمرہ فرماتے ہیں

وقد تقدم ان قاعدہ [۳]	یہہ امر گذر چکا ہے کہ بلاشبہ اہل سنت کا
اھل السنۃ انھم لا یکفرون	یہہ قاعدہ ہے کہ وہ کسی اہل قبلہ کی
ولا یخلدون احدا	تکفیر نہیں کرتے اور اس میں سے
من اھل القبلۃ	کسی کو دائمی جہنمی نہیں بتاتے۔

حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں

اہل مجاہدہ ومحاسبہ اولوالعزم کے خصایل میں یہہ بات بھی داخل ہے کہ وہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے اور نہ کسی کی نسبت شرک ونفاق کی قطعی شہادت دیتے ہیں۔ [۴]

---

[۱] الیواقیت والجواہر امام شعرانی۔ [۲] دلائل المسائل مولفہ علامہ جلال الدین سیوطی

[۳] بہجۃ النفوس مولفہ عارف باللہ ابن جمرہ

[۴] فتوح الغیب مقالہ ۸، صوفیاء کرام اہل سنت کے علماء سے بھی بڑھکر احتیاط کرگئے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہکہا جاوے ممکن ہے کہ اسکا خاتمہ اسلام پر ہو۔ ۱۲

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارشاد فرماتے ہیں
جاننا چاہئیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کلھم فی النار الا واحدہ
جو اس حدیث میں آیا ہے جو اس امت کے تہتر فرقے ہو جاتے ہیں وارد ہے
اس سے یہہ مراد ہے وہ دوزخ میں داخل ہونگے اور عذاب پائینگے - یہہ مراد
نہیں ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے اور ہمیشہ کیلئے عذاب اٹھائینگے کیونکہ
یہہ ایمان کے منافی ہے - اور کفار کیساتھہ مخصوص ہے - حاصل کلام یہہ کہ چونکہ
دوزخ میں داخل ہونیکا باعث ان کے برے معتقدات ہیں - اس لئے سب کے
سب دوزخ میں داخل ہونگے - اور اپنے خبیث اعتقاد کے اندازے پر
عذاب پائینگے برخلاف اس ایک گروہ کے جن کے عقاید عذاب دوزخ سے
بخشنے والے ہیں اور انکی فلاح وخلاصی کا سبب اسی قدر ہے کہ اگر اس گروہ میں سے
بعض نے برے اعمال کئے ہوں اور وہ اعمال توبہ اور شفاعت سے معاف نہوے
ہوں تو جائز ہے - کہ گناہ کے اندازہ کے موافق دوزخ کے عذاب میں داخل ہوں
اور دوزخ میں انکا داخل ہونا انکے حق میں بھی ثابت ہو - پس دوسرے گروہ
تمام افراد کے حق میں دوزخ ثابت ہے - اگرچہ دائمی نہیں - اور اس فرقہ ناجیہ
بعض افراد کیساتھہ مخصوص ہے جنہوں نے برے اعمال کئے ہوں کلمہ - کلھم
میں اس بیان کی رمز ہے -

چونکہ یہہ بدعتی فرقے سب اہل قبلہ ہیں اس لئے انکی تکفیر میں جرءت نکرنی چاہئیے
جبتک کہ دینی ضروریات کا انکار اور احکام شرعیہ کے متواترات اور ان احکام کی
جو انبیاء سے ضروری طور پر ثابت ہو چکے ہیں منکر ہوں -

پھر آخر میں فرماتے ہیں -

علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے تو اسی ایک وجہ اسلام کی تصریح کرنی چاہیئے اور کفر کا حکم نہ کرنا چاہیئے ؎

کیا اب بھی مسلمان اپنے بھائیوں کو کافر بنانے سے باز رہینگے اور کیا سے اس کے کافروں کو مسلمان بنانیکی سعی نہیں فرمائینگے ؟

محمد عبدالغفور عابدی نقشبندی

؎ مکتوب ۳۸ جلد دوم صفحہ ۹۰ مطبوعہ لاہور۔

علماے عہد کی رائیں

علامہ حکیم منصور علی خاں صاحب محدث مراد آبادی سابق صدر مدرسہ طبیہ دکن

میں نے یہہ رسالہ دیکھا اہل قبلہ کی عدم تکفیر میں بے نظیر ہے۔

منصور علی عفی عنہ

فخر خاندان شطاریہ حضرت مولانا سید مجد الدین صاحب شطاری قادری پرنسپل مدرسہ شطاریہ دکن

للہ در المولف فانہ فی ایراد الدلایل والجواب مع الصواب من حیث المسایل قد انصف نعم ارتکاب الکبایر لاتخرج العبد المومن من الایمان لبقاء التصدیق الذی ہو حقیقۃ الایمان ولا تدخلہ فی الکفر مع وجود الایقان والاتقان کما فی کتب العقاید لحل المعاقد من ان حقیقۃ الایمان ہو التصدیق القلبی فلا یخرج المومن عن الاتصاف بہ بوجود الانصاف دون الاعتساف ومجرد الاقدام علی الکبیرۃ لاینافیہ واما اذا کان بطریق الاستحلال والاستخفاف کان کفرا بلاخلاف لکونہ علامۃ للتکذیب وامارۃ للانحراف عن طرق التصویب فلما علم کونہ کذلک بذلک وبالادلۃ الشرعیۃ المحمدیۃ کسجود الصنم الاظلم والقاء المصحف فی القاذورات اعاذنا اللہ من ہذا المہلکات والمغویات او التلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک مما ثبت بالادلۃ القطعیۃ لا بالقیاسات الرسمیۃ فحینئذ یکون کفرا بالاتفاق

والانطباق فعليك بمطالعة الآيات الواردة والاحاديث الناطقة باطلاق المومن على العاصي مع ارتكاب المعاصي (كقوله تعالى عزوجل يا ايها الذين امنوا كتب عليكم القصاص في القتلى) وقوله سبحانه عز شانه يا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نصوحا وقوله تبارك وتعالى وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما الآية وذهب بعض المحققين الى ان الحاصل للعبد هو حقيقة التصديق الذي به يخرج عن الكفر لكن التصديق في نفسه قابل للشدة والضعف وحصول التصديق الكامل المنجي المشار اليه لقوله تعالى اولئك هم المؤمنون حقا لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم - انما هو في مشية الله سبحانه تعالى يعني ان التصديق المصحح لاجراء احكام الايمان على العبد في الدنيا حاصل لكن التصديق الكامل المنوط الكاملة التي يتعلق بها النجاة في الآخرة هو امر مخفي له معارضات كثيرة خفية من الهوى والشيطان وغير ذلك من المبنعاث الى جسارت العصيان حصوله والجزم به لا يامن من ان يشعر به شئ من منافيات النجاة من غير علمه بذلك فيفوض علمه الى مشيته الله تعالى وتقدس لانه هو الاكرم واعلم وعلمه اقطع واحكم -

انا الفقير الى رحمة الله سيد محمد الدين قادری الشطاري القادر الباری كان الله له

نظامیہ خاندان کے آفتاب مولائے سخن حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب شہزادہ حضرت سلطان المشایخ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ۔

میں نے جناب عابدی شاہ صاحب کی کتاب اہل قبلہ دیکھی بہت مفید چیز ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں کفر سازی کے بے شمار کارخانے ہندوستان میں جاری ہو گئے ہیں اور اس کثرت سے کافر پائے جاتے ہیں کہ کوئی دن میں ایک شخص بھی مسلمان باقی نہ رہیگا (خدا نکرے جو ایسا ہو) - معمولی معمولی جزئیات پر مسلمانوں کو کافر کہدیا جاتا ہے اور اسمیں اپنے ذاتی اقتدار کا تحفظ سمجھا جاتا ہے۔

مولانا حبیب الرحمان خانصاحب شروانی کی کتاب علمائے سلف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ عہد کے علما فتوے کفر میں بڑی احتیاط کرتے تھے اور آجکل کفر کا فتوے دینے میں اس سے بڑھکر بے احتیاطی ہوتی ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام ہندوستان میں بکثرت شایع کی جائے خصوصاً کفر ساز کارخانوں میں اسکا بھیجنا ضروری ہے جن مسلمانوں کو اپنے قومی شیرازہ کا تحفظ منظور ہے وہ اس کتاب کی کاپیاں خرید کر جگہ جگہ مفت تقسیم کریں اور عابدی شاہ کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں کہ انہوں نے بڑی برمحل محنت کی ہے۔ فقط۔

دہلی ۲۹ - صفر ۱۳۳۷ء	دعاگو حسن نظامی

قطعہ تاریخ بر نسخۂ اہل قبلہ مصنفہ مولانا عابدی شاہ حیدرآبادی

باعث تکفیر کیوں ہیں اہل قبلہ اے عزیز ۔ آجکل یہ رسم بدعت ہے بہت شہرت پذیر
بے خبر دیتے ہیں اکثر طعنہائے دلخراش ۔ جانتے ہیں بے سبب علمائے دین کو بے نظیر
خود خبر آتی ہے ظن المومنین خیرا کی جسکو ۔ کس لئے گمراہ ہیں اسلام کے برنا و پیر

خیر الامۃ کا خطاب اسلام سے کس نے لیا تو کیا اسی اللہ سے بندے نہیں یہ ناحق پذیر
عابدی صاحب نے یہ ان کے لئے لکھی کتاب تو اہل قبلہ کو نہ سمجھے تا کوئی نادان حقیر
صاف ہم کہتے ہیں تا ہی خواہ کچھ سمجھے کوئی تو عابدی نے خوب لکھے ہیں معارف دلپذیر
۱۳۳۷ھ

خاکسار

القائے نامی کوہ سوار

تقدس مآب سیدی مولائی مرشدی حضرت مولینا حافظ قاری سید زین العابدین علی صاحب مدظلہ

مسلمانوں کی تکفیر نکرنا دین اسلام کا ایک زرین اصول ہے اور مذہب حقہ اہل السنۃ والجماعۃ کا ایک مسلمہ مسئلہ ہے گو علمائے سلف کا اس مسئلہ پر سختی کے ساتھ عمل رہا ہے لیکن زمانہ حال کے علمانے اسکی مطلق پرواہ نہیں کی ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات پر فخر ہے کہ آپ کافروں کو مسلمان بناتے ہیں اور آج ان نادانوں کو کیا سوجھی ہے کہ مسلمانوں کو کافر بنانے لگے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مجھ سے بھی بعض نادان مسلمانوں نے اس مسئلہ پر بہت کچھ بحثیں کی تھیں لیکن تائید ایزدی میرے ساتھ تھی کہ غلبہ مجھ ہی کو حاصل رہا۔

عابدی صاحب نے کتاب اہل قبلہ لکھکر اسلام کی بہت بڑی خدمت ادا کی ہے اگرچہ علمائے محققین کے اس مسئلہ پر مختلف کتب میں اقوال پائے جاتے ہیں مگر خاص طور پر کوئی کتاب اس موضوع کی اس زمانہ میں میری نظر سے کہیں نہیں گذری۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بجائے مسلمانوں کو کافر بنانے کے غیر مسلمانوں کو داخل اسلام کیا کریں اگر اس کتاب کی خاطر خواہ اشاعت کا بندوبست کیا جائے تو مجھے امید ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح ہونے کے علاوہ عیسائی اور آریہ جو ہمیشہ فرقہ بندی کی آڑ لیکر مسلمانوں کو بدنام کیا کرتے ہیں اس کا ایک حد تک انسداد ہو جائے گا اور اسطرح

اشاعت اسلام میں کافی مدد ملیگی۔ مرقوم ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

جناب مولینا ڈاکٹر محمد قمر الدین صاحب قمر (ہلالی شاہ نظامی)

جناب عابدی شاہ صاحب کی تازہ تالیف اہل قبلہ اول سے آخر تک دیکھی۔ شاہ صاحب نے عالمانہ رنگ میں تکفیر جیسے عالمگیر شغلہ کو مسلمانوں سے دور کرانے کی جو سعی فرمائی ہے وہ لایق تحسین ہے۔

جناب مولوی شیخ محمود صاحب صدیقی نبیرۂ مولانا عبد الصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جد نبھلی کمان دکن

میں نے کتاب اہل قبلہ کہیں کہیں سے دیکھی۔ مولانا عابدی صاحب نے عدم تکفیر مسلمانان پر یہہ کتاب لکھکر مسلمانوں کو ایک خطرناک فعل سے بچانے کی سعی بلیغ فرمائی ہے خدا ئے تعالیٰ انکی یہہ سعی مشکور کرے۔

عہد جدید کی قابل دید کتابیں

فلسفہ تقدیر و تدبیر اس کتاب میں معرکۃ الارا مسئلہ تدبیر و تقدیر پر سائنٹیفکٹ دلائل سے بحث کی گئی ہے۔ خوبی یہہ ہے کہ تقدیر جیسے دقت طلب مسئلہ کو آسان پیرایہ میں حل کر کے رکھدیا ہے۔ زیر طبع قیمت ۶/

گلدستہ قمر یہہ جناب ڈاکٹر قمر الدین صاحب کے نعتیہ کلام کا مختصر مجموعہ ہے۔ ۴/

بیاض عاشقاں المعروف بہ دیوان قمر۔ اس میں ڈاکٹر ہلالی شاہ کے کلام اردو فارسی کا پورا مجموعہ ہے۔ یہہ دیوان بلا مبالغہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اسکی ایک ایک جلد اپنے پاس لے رکھے۔ زیر طبع قیمت عسہ

ادعیہ نوافل ایام متبرکہ یوم البرات۔ یوم عاشورہ۔ یوم المعراج۔ یوم القدر کے وظائف درج ہیں

ذیل کے پتہ سے درخواست کیجیے

محمد یوسف نظامی اہلکار محکمۂ خزانہ عامرہ سرکار عالی

سکہ